

## 40210-صرف تجارت کے لیے قیمتی پتھروں میں زکاۃ ہوگی و گرنہ نہیں

سوال

قیمتی پتھروں مثلاً الماس وغیرہ کی زکاۃ کی مقدار کیا ہے، حالانکہ یہ سونا نہیں ہے؟

پسندیدہ جواب

جسمور علماء کرام کے نزدیک قیمتی پتھروں میں زکاۃ نہیں ہے، لیکن اگر یہ پتھر بطور تجارت رکھے جائیں تو ان میں زکاۃ ہوگی، جسمور علماء کے ہاں سونے اور چاندی کے علاوہ زکاۃ نہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جو اہرات اور لونو اور غبر میں زکاۃ نہیں ہے۔ احـ

دیکھیں : المدونۃ (1/34).

اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الام میں کہتے ہیں :

"عورتیں جو زیور استعمال کرتی ہیں، یا انہیں جمع کرتی ہیں، یا مرد جو لونو اور زبرجد اور مرجان اور سمندر کا زیور وغیرہ رکھتے ہیں ان میں زکاۃ نہیں، اور صرف سونا اور چاندی میں زکاۃ ہے۔ احـ

سمندر کا زیور ہر وہ چیز ہے جو سمندر سے نکلے، اور ورق چاندی کو کہتے ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ "الجمع" میں کہتے ہیں :

"سونے اور چاندی کے جواہرات کے علاوہ کسی میں زکاۃ نہیں، مثلاً یاقوت، فیروزج، مرجان، زمرد، زبرجد، لوبہ، تانبہ، اور شیشه، چاہے اسے بہت اچھے طریقے سے بنایا جائے، اور اس کی قیمت کتنی بھی زیادہ ہو جائے، اور کستوری اور غبر میں بھی زکاۃ نہیں ہے۔

ہمارے ہاں اس میں کوئی بھی اختلاف نہیں ہے، اور سلف وغیرہ میں سے جسمور علماء کرام کا بھی یہی کہنا ہے، اور ابن منذر وغیرہ نے حسن بصری اور عمر بن عبد العزیز اور امام زہری اور ابو یوسف اور اسحاق بن راہب یہ سے بیان کیا ہے کہ ان کا قول ہے :

"غبر میں خمس واجب ہوگی۔

زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : اور اسی طرح لونو بھی، اور ہمارے اصحاب نے عبد اللہ بن حسن غبری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا :

چھلکی کے علاوہ سمندر سے نکلنے والی ہر چیز میں خمس واجب ہے، اور غبری وغیرہ نے امام احمد سے دو روایتیں بیان کی میں :

پہلی روایت جسمور کے مذهب جیسی ہے۔

اور دوسری روایت یہ ہے کہ : انہوں نے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے جب وہ نصاب کی قیمت کو پہنچ تو اس میں زکاۃ واجب کی ہے، حتیٰ کہ پھر میں بھی ہماری دلیل یہ ہے :

1- اصل میں زکاۃ نہیں ہے، لیکن اس میں زکاۃ ہو گی جس کے بارہ میں شریعت سے زکاۃ ثابت ہے۔

2- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا :

"عمرہ میں زکاۃ نہیں، یہ توابی چیز ہے جسے سمندر نے باہر پھینک دیا ہے"

یہ جو ہم نے ذکر کیا ہے وہ مسئلہ کی دلیل میں معتمد ہے، اور جو حدیث عمرو بن شیعہ عن ابیہ عن جده عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے فرمایا :

"پھر میں زکاۃ نہیں"

یہ بہت ہی زیادہ ضعیف ہے، اسے امام بیحقی نے روایت کیا ہے اور اس کے ضعف کو بھی بیان کیا ہے۔ احـ

فضیلۃ الشیخ ابن بازرحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا گیا :

اس وقت بہت سے مجہرات مارکیٹ میں تیار ہو رہے ہیں مثلاً الماس اور پلائین وغیرہ جو بطور زبور استعمال ہوتے ہیں، تو کیا اس میں زکاۃ ہے؟

اور اگر یہ استعمال اور بطور زینت برتوں کی شکل میں ہوں، ہمیں تفصیل میا کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

اگر تو یہ سونے اور چاندی سے تیار کردہ ہیں تو ان میں نصاب مکمل ہونے اور سال پورا ہونے کے بعد زکاۃ واجب ہے، چاہے یہ پہنچ کے لیے ہو یا عاریتا ہو، علماء کرام کا یہ صحیح قول یہی ہے، کیونکہ اس میں صحیح احادیث وارد ہیں۔

لیکن اگر یہ سونے اور چاندی سے تیار کردہ نہیں بلکہ الماس اور عقین وغیرہ سے تیار کردہ ہیں تو اس میں زکاۃ نہیں ہے، لیکن اگر یہ تجارت کے لیے ہوں تو پھر یہ تجارتی سامان میں شامل ہونگے اور دوسرے تجارتی سامان کی طرح اس میں بھی زکاۃ واجب ہو گی۔

سو نے اور چاندی کے برتن رکھنے جائز نہیں ہیں، چاہے وہ بطور زینت اور زیبائش ہی رکھے ہوں، کیونکہ انہیں رکھنا کھانے پینے میں استعمال کرنے کا وسیدہ ہے، اور صحیح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم سونے اور چاندی کے برتوں میں نہ پیتو، اور اس کی بیٹلوں میں نہ لکاؤ کیونکہ یہ دنیا میں ان (یعنی کفار) کے لیے ہیں، اور آخرت میں تمہارے لیے"

صحیح تخاری اور صحیح مسلم۔

اور جو شخص بھی ایسے برتن رکھے اس پر قوبہ کے ساتھ ساتھ ان برتوں کی زکاۃ بھی ہے، اور اسے چاہے کہ وہ انہیں دوسرے ایسے برتوں سے تبدیل کر لے جو اس سے مشابہ نہ ہوں، مثلاً زیورات وغیرہ بنالے۔ احـ

مجموع فتاویٰ ابن باز (14/121).

اور ایک دوسری جگہ پر کہتے ہیں :

سونے کے علاوہ دوسرے جواہرات مثلاً الماس میں زکاۃ نہیں ہے، لیکن اگر وہ تجارتی بنیاد پر رکھے جائیں تو اس میں زکاۃ ہو گی۔ اب

دیکھس : مجموع فتاوی ابن باز (124/14)

فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا گیا:

الماں وغیرہ کے جواہرات رکھنے کا حکم کیا ہے؟

اور کیا اس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے؟

اور کیا الماس کو سونے اور چاندی کا حکم دیا جائے گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

استعمال کے لیے جواہر اسٹریٹ کے ساتھ رکھنے جائز ہیں، کہ وہ اسراف اور فضول خرچ کی حد تک نہ پہنچیں، اور اگر وہ فضول خرچ اور اسراف کی حد تک پہنچ جائیں تو اسراف کی حرمت کے عمومی قاعدہ کے تحت منوع ہونگے۔ جو کہ حد سے تپاؤز ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

[...] اور تم اسراف و فضول خرچی نہ کو یقیناً اللہ تعالیٰ اسراف اور فضول خرچی پسند نہیں فرماتا۔ الانعام (141)۔

اور جب یہ الماس وغیرہ کے جواہرات اسراف کی حد تک نہ چاہیں تو یہ چاند ہیں، اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان پاری تعالیٰ کا عہد ہے۔

فرمان ماری تعالیٰ سے:

وہی ہے جس نے زمین میں جو کھجھے ہے وہ تھا رے لئے سید افرما ہے۔ البقرۃ (29)۔

اور اس میں زکاۃ نہیں لیکن جب وہ تجارت کے لیے ہوں تو پھر اس میں زکاۃ ہوگی، کیونکہ اس وقت یہ ساری تجارتی اموال کی طرح ہونگے۔ اس

دیکھس : فتاویٰ الزکاۃ صفحہ نمبر (97)۔

والله أعلم